بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴ — فون ۲۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم ہفتہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۲۲ ذیقعدہ ۱۳۹۷ھ ۵ نبوت ۱۳۵۶ہش ۵ نومبر ۱۹۷۷ء	نمبر ۲۴۹

ذکرِ الٰہی اور سوز و گداز کے ساتھ دعائیں کرنے کے رُوح پرور ماحول میں

خدّام الاحمدیہ کا سالانہ مرکزی اجتماع مرکزِ سلسلہ احمدیہ ربوہ میں شروع ہو گیا

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا نہایت بصیرت افروز افتتاحی خطاب

خدّام الاحمدیہ اپنے مقام کی عظمت و اہمیّت کو پہچانیں اور اس کے مطابق اپنی ذمّہ داریوں کو ادا کریں

ربوہ ۴ نبوت ۱۳۵۶ ہش (۴ نومبر ۱۹۷۷ء)۔ آج بروز جمعۃ المبارک خدام الاحمدیہ کا سالانہ مرکزی سہ روزہ اجتماع تین سال کے وقفہ کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے شروع ہو گیا۔ اجتماع کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر اجتماعی دعا اور پھر ایک نہایت بصیرت افروز خطاب سے فرمایا جس میں حضور نے خدام الاحمدیہ پر ان کے مقام کی عظمت و اہمیت واضح فرمائی اور انہیں نصیحت فرمائی کہ وہ اپنے مقام کی اہمیت کے مطابق اپنی ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی کوشش کریں جو سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ذریعہ بپا ہونے والے روحانی انقلابِ عظیم کی تکمیل اور بنی نوع انسان کو اُمّت واحدہ بنا کر اسلام کے جھنڈے تلے جمع کرنے کے سلسلہ میں ان پر عائد ہوتی ہیں۔ حضور نے اس سالانہ اجتماع کے دوران خصوصیّت کے ساتھ دعائیں اور ذکر الٰہی کرنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی خدام کو نصیحت فرمائی۔

اس دفعہ یہ سالانہ اجتماع جامع مسجد اقصیٰ کے وسیع و عریض صحن میں منعقد ہو رہا ہے جہاں پر خوبصورت شامیانوں اور قناتوں کے ساتھ پنڈال تیار کیا گیا ہے۔ افتتاحی اجلاس میں خدام و اطفال کے علاوہ جو پاکستان کے تمام دور و نزدیک کے علاقوں سے بصد ذوق و شوق مرکزِ سلسلہ میں آئے ہیں انصار اللہ بھی بکثرت شامل ہوئے۔

افتتاحی خطاب کا ملخص

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ٹھیک تین بج کر آٹھ منٹ پر مقام اجتماع میں تشریف لائے چونکہ ابھی سامعین بکثرت آ رہے تھے اس لئے حضور نے چند منٹ انتظار فرمایا جس کے بعد سوا تین بجے کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے کیا گیا جو کہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیٹر ماہنامہ خالد نے کی۔ تلاوت کے بعد حضور کے ارشاد پر مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔ اے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اقتداء میں خدام نے کھڑے ہو کر اپنا عہد دہرایا۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا کرائی اور پھر شیخوپورہ کے ایک خادم مکرم غلام سرور صاحب نے حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس مشہور نظم کے چند اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائے جس میں حضور نے نونہالانِ جماعت سے دردمندانہ خطاب کرتے ہوئے انہیں زرّیں نصائح فرمائی ہیں۔

تلاوت، عہد، اجتماعی دعا اور نظم کے بعد ساڑھے تین بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا بصیرت افروز افتتاحی خطاب شروع فرمایا۔ حضور کے اس خطاب کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ یوں تو ہر سال ہی خدام الاحمدیہ اپنے سالانہ اجتماع میں شامل ہوتے ہیں اور اس طرح ان کی جو ذمّہ داریاں ہیں انکی یاددہانی ہو جاتی ہے لیکن اس دفعہ ایک لمبا وقفہ درمیان میں آ گیا جس کی وجہ سے تین سال کے ناغہ کے بعد اب چوتھے سال میں یہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے گویا اس اجتماع میں نیکی کی باتیں سننے کے جو مواقع پیدا ہوتے ہیں ان میں تین سال تک خدام حصہ نہ لے سکے۔

حضور نے فرمایا اس وقت میں آپ کو آپ کا جو مقام ہے اور اس مقام کی جو اہمیت ہے وہ یاد دلانے کی کوشش کرتا ہوں کیونکہ آپ کو جب تک اپنے مقام اور اپنی ذمّہ داریوں کا اور پھر ان ذمّہ داریوں کی ادائیگی پر جو اللہ کا انعام آپ کو ملنے والا ہے اس کا علم نہ ہو اس وقت تک آپ میں اپنے فرائض کو ادا کرنے کے لئے بشاشت پیدا نہیں ہو سکتی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اسلام کی تعلیم کو (باقی صفحہ ۸ پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ نبوت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ربوہ ۴ نبوت (مطابق ۴ نومبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج ناسازیٔ طبع کے باوجود مسجد اقصیٰ میں تشریف لا کر نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے احباب جماعت کو دعاؤں اور ذکرِ الٰہی پر خاص تعہد سے زور دے کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو جذب کرنے کی بہت پُر معارف انداز میں تلقین فرمائی اور خاص طور پر خدام اور اطفال کو جن کا اجتماع بوجوہ تین سال کے ناغہ کے بعد آج سے پھر شروع ہونیوالا تھا حضور نے ہدایت فرمائی کہ وہ اپنے اجتماع کو دعاؤں، ذکرِ الٰہی اور درود شریف کے وِرد سے معمور رکھیں اور خاص طور پر اِس اجتماع میں نہ تو جھنڈا لہرایا جائے اور نہ تقاریر کے دوران نعرے وغیرہ لگائے جائیں۔ حضور نے فرمایا خدام و اطفال ایسی عادت ڈالیں کہ کان انکے تقریر سُن رہے ہوں اور ساتھ کے ساتھ زبانیں انکی ذکرِ الٰہی میں مصروف ہوں۔ حضور نے انہیں توجہ دلائی کہ وہ خود اپنے لئے، اپنے خاندان کے لئے، اپنے ملک کے لئے اور تمام بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کے لئے بالالتزام دعائیں کریں۔

خطبہ کے شروع میں حضور نے قرآن مجید کی متعدد آیات کی روشنی میں واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حیّ و قیوم اور متصرف بالارادہ ہے۔ اُس کی پیدا کردہ یہ کائنات، اِس کا محکم و ابلغ نظام اور اسی کی ہر شئے اپنے قیام اور بقا کے لئے اللہ تعالیٰ کے سہارے کی محتاج ہے اور اُسی کے سہارے قائم ہے۔ اور اگر وہ اسے سہارا نہ دینے کا فیصلہ کرے تو پلک جھپکنے میں ہر شئے پر فنا وارد ہو جائے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے غفور اور رحیم ہونے کا ذکر کر کے انسانوں کو توجہ دلائی ہے کہ انہیں چاہیئے کہ وہ دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے ذریعہ اُس سے اُس کی رحمت طلب کریں۔ اُسی کا (باقی صفحہ ۸ پر)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع شروع ہو گیا

ربوہ ۴ نومبر۔ آج صبح لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع اپنی مخصوص روایات کے ساتھ شروع ہو گیا۔ پہلے روز صبح کا وقت ناصرات الاحمدیہ کے اجلاس کے لئے مخصوص تھا جس میں حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے خطاب فرمایا اور ناصرات کو ان کی اہم ذمّہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ بعد نماز جمعہ آپ نے لجنات کے اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ (رپورٹر)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۵ نبوت ۱۳۵۶ ہش
۵ نومبر ۱۹۷۷ء

خدا کی راہ میں حیثیت سے کم خرچ کرنے کا انجام

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انفاق فی سبیل اللہ پر بہت زور دیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں اُنہیں وہ اجرِ بے حساب سے نوازتا ہے اور جو لوگ بخل سے کام لے کر مال جمع کر چھوڑتے ہیں اور اسے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے اُنہیں اُس نے دردناک عذاب سے ڈرایا ہے۔ مثال کے طور پر وہ انفاق فی سبیل اللہ کے نتیجہ میں اجرِ بے حساب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ (البقرہ آیات ۲۶۲، ۲۶۳)

ترجمہ:- جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے اس فعل) کی حالت اُس دانہ کی حالت کے مشابہ ہے جو سات بالیں اُگائے اور ہر بالی میں سَو دانہ ہو اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے (اس سے بھی) بڑھا (بڑھا کر) دیتا ہے اور اللہ وسعت دینے والا اور بہت جاننے والا ہے۔ جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، پھر خرچ کرنے کے بعد نہ کسی رنگ میں احسان جتاتے ہیں اور نہ کسی قسم کی تکلیف دیتے ہیں، اُن کے رب کے پاس ان (کے اعمال) کا بدلہ (محفوظ) ہے، اور نہ تو انہیں کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

انفاق فی سبیل اللہ کے اِس اجرِ بے حساب کے بالمقابل اللہ تعالیٰ مال کو جمع رکھنے اور اُسے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنے کے انتہائی ہولناک انجام سے ڈراتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝ (التوبہ آیات ۳۴، ۳۵)

ترجمہ:- اور وہ لوگ جو سونے اور چاندی کو جمع رکھتے ہیں اور اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی خبر دے۔ اُس دن اس (جمع شدہ سونے اور چاندی) پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی۔ پھر اس سے ان کے ماتھوں اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغ لگائے جائیں گے (اور کہا جائے گا کہ) یہ وہ چیز ہے جس کو تم اپنی جانوں کے لئے جمع کرتے تھے۔ پس جن چیزوں کو تم جمع کرتے تھے اب ان کا مزہ چکھو۔

اِن آیات سے جہاں انفاق فی سبیل اللہ کی عظمت و اہمیت نیز اِس راہ میں بخل سے کام لینے کی مضرت و ہلاکت ظاہر و باہر ہے وہاں ان میں ایک اور اہم امر کی طرف بھی اشارہ مضمر ہے اور وہ یہ ہے کہ اپنی حیثیت سے کم مال خدا کی راہ میں خرچ کرنا بھی بخل میں ہی داخل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسا شخص جو اپنی حیثیت سے کم مال خدا کی راہ میں دیتا ہے وہ بھی خدا تعالیٰ کی نگاہ میں نہ صرف یہ کہ کسی ثواب کا مستحق نہیں قرار پاتا بلکہ عذاب ہی کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف اور واضح الفاظ میں ایسے لوگوں کو جو اپنی حیثیت سے کم مالی قربانی کر کے یہ سمجھتے ہیں کہ وہ انفاق فی سبیل اللہ کے حکم پر عمل پیرا ہیں عذاب سے ڈرایا ہے اور خبردار کیا ہے کہ اگر کوئی شخص چند روپے خدا کی راہ میں دیتا ہے جبکہ اُس کی حیثیت سینکڑوں اور ہزاروں روپے اس کی راہ میں خرچ کرنے کی متقاضی ہے تو بھی اسے ثواب نہیں عذاب ہی ملے گا۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"چندہ کی حالت پر بھی لحاظ کرو۔ ایک آدمی غریب اور دو آنے روز کا مزدور ہے اور ایک دوسرا آدمی دو لاکھ روپے حیثیت رکھتا ہے اور ہزاروں کی روزانہ آمدنی ہے۔ وہ دو آنے کا مزدور اس میں سے دو پیسے دیتا ہے اور وہ لاکھ پتی ہزاروں کی آمدنی والا دو روپیہ دیتا ہے تو اگرچہ اس نے اس مزدور سے زیادہ دیا ہے مگر اصل یہ ہے کہ اُس مزدور کو تو ثواب ملے گا مگر اُس دولت مند لاکھ پتی کو ثواب نہیں بلکہ عذاب ہوگا کیونکہ اس نے اپنی حیثیت اور طاقت کے موافق قدم نہیں بڑھایا بلکہ گونہ بخل کیا ہے۔"

(الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۵ء بحوالہ ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۰۵)

ہمارا عشقِ محمدؐ میں ہے شعار درود

محمدِ عربی پر ہزار بار درود ÷ ہزار بار نہیں بلکہ بے شمار درود

بہ پیشِ حضرتِ اقدسؐ ہوئے بکار درود ÷ ہے بارگاہِ رسالت میں کامگار درود

خدا کے فضل سے ہم احمدی مسلماں ہیں ÷ ہمارا عشقِ محمدؐ میں ہے شعار درود

ہمارے قلب و جگر کے لئے درود سپر ÷ ہمارے ہاتھوں میں ہے تیغِ ذوالفقار درود

ہماری زندگیٔ جسم و جاں درود شریف ÷ ہمارے قلب و زباں کا ہے کاروبار درود

درودِ پاک ہے مظلوم کے لئے اِک ڈھال ÷ مجاہدین کی شمشیرِ آبدار درود

درودِ پاک ہے خوشنودیٔ رسولِ کریمؐ ÷ ہزار جاں سے حضرت پہ ہے نثار درود

درختِ عشقِ محمدؐ کا ہے یہ میٹھا پھل ÷ ریاضِ حسنِ محمدؐ کی ہے بہار درود

ہے کارگاہِ تصوف کا شاہکارِ جنوں ÷ تو کارگاہِ جنوں کا ہے شاہکار درود

درود جانِ بہارانِ جنتِ ایقاں ÷ ہے خلد کا چمنستانِ لالہ زار درود

جمال و حسنِ محمدؐ ہے عشق کی توجیہہ ÷ کمالِ عشقِ محمدؐ کا انحصار درود

الٰہیات کی تفسیر جلوۂ قرآں ÷ جمالیاتِ محمدؐ کی جلوہ بار درود

درود بھیج اگر ہے تو مسلمِ صادق ÷ زباں پر تری جاری ہو بار بار درود

درود بھیج اگر ہے تو مومنِ کامل ÷ بطور وِرد و وظیفہ کر اختیار درود

ہے قیس کی یہ غذائے زبان و قلب و روح
حیاتِ قیس کا ہے اصل میں مدار درود

(قیس مینائی نجیب آبادی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میدانِ عمل کے بعض خوشکن لمحات

مکرم الحاج مولوی محمد صدیق صاحب فاضل امرتسری سابق مبلغ افریقہ و جزائر فیجی

یہ دنیا اضداد کا مجموعہ ہے۔ یہاں پر خوشی غمی، اندھیرا روشنی، اچھائی بُرائی، بہترین۔ بدترین۔ سب ایک ساتھ چلتے ہیں اور ان سب سے انسان کا واسطہ پڑتا ہے اس کی عملی زندگی میں کبھی بہترین اور نہایت ہی خوش کن لمحات آتے ہیں جن کی لذّت سرور اور حسین یادوں سے اس کا چہرہ کھل اٹھتا ہے اور کبھی اسے اپنی زندگی کی بدترین گھڑیاں یاد آکر بے چین کر دیتی ہیں۔ ایک مشہور شاعر سے جو ابھی زندہ ہیں۔ کسی نے پوچھا کہ آپ کے نزدیک آپ کی زندگی کے بہترین لمحے کون سے ہیں جواب ملا میری زندگی کے سب سے زیادہ خوش کن لمحے وہ تھے کہ جب میری بیس سال کی عمر میں میری ایک نظم اس وقت کے چوٹی کے ادبی رسالے "ہمایوں" میں شائع ہوئی تھی وہ میری بہترین نظم نہیں مگر زندگی میں پہلی بار ایک نامور رسالہ میں اپنی نظم دیکھ کر مجھے جو خوشی ہوئی ایسے خوش کن اور پُر مسرت لمحے میری زندگی میں پھر کبھی میسّر نہیں ہوئے۔

کیف انگیز روحانی ماحول

یہ تو محض ایک شاعر کی زندگی کے بہترین لمحے تھے لیکن ایک سچے مسلمان اور دین کو دنیا پر مقدم سمجھنے والے انسان کا اپنی زندگی کے بہترین اور بدترین لمحات کا تصور اور تعیّن بہر حال اور زاویۂ نگاہ سے ہوگا مجھ سے اگر پوچھا جائے تو میں کہوں گا کہ میری زندگی کے بہترین لمحات اور گھڑیاں وہ ہیں جب ۱۹۵۸ء میں خاکسار ارضِ حجاز میں خدا کے قدیم اور مقدس ترین گھر کی پہلی زیارت اور اس کے گرد دیوانہ وار چکّر کاٹنے سے مشرف ہوا اور میں نے اُس مسحور کن روحانی ماحول میں اُس گھر کے مالک کے حضور دعاؤں کا موقعہ پایا تھا۔ یا پھر وہ گھڑیاں اور دن ہیں جو خاکسار نے دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو کر انسانوں میں سب سے کامل سب سے ارفع و اعلیٰ و بالا اور بہترین ہستی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مدینہ منورہ میں گزارے۔ عملی زندگی میں ہر انسان پر بیشمار اچھے اور بُرے لمحات آتے رہتے ہیں اس عاجز ادنیٰ خادم سلسلہ پر بھی آتے اور جاتے اور دل و دماغ پر ایک دائمی اثر چھوڑ جاتے رہے ہیں۔ اس وقت ازراہِ تحدیثِ نعمت اُن میں سے صرف ایک پیش آمدہ واقعہ کا ذکر مقصود ہے جس کی یاد اب بھی میری طبیعت پر خوشگوار اثر چھوڑ جاتی ہے

اسلام کے مجاہدین کا طریق کار

ہماری جماعت کی طرف سے دنیا میں پھیلے ہوئے مبلّغین اسلام کی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی ہے کہ دنیا کے جن و انس چھوٹے بڑے، امیر و غریب، شاہ و گدا عالم و جاہل ہر قسم کے لوگوں کو قرآن کریم کی زندگی بخش تعلیم سے اور حضرت سرورِ کائنات محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بابرکت شخصیت سے آشنا کرنے کے زیادہ سے زیادہ مواقع میسّر آتے رہیں وہ اس انتظار میں نہیں رہتے کہ کب کوئی موقع از خود پیدا ہو بلکہ عموماً خود اپنی تگ و دو سے ایسی تقریبیں اور مواقع پیدا کر لیتے ہیں۔ فجی کے جزائر سنگاپور وغیرہ کی طرح بحر او قیانوس میں کسی ایسی بڑی بحری یا ہوائی شاہراہ پر واقع نہیں ہیں کہ جہاں سے دنیا کے سیاسی و دیگر اور دوسرے لیڈروں وغیرہم کا کثرت سے گزر ہوتا ہے اس لئے ان جزائر میں ٹورسٹ اور سیر سپاٹے اور عیاشی کے دلدادہ قسم کے عام لوگوں سے تو بہت میل ملاپ ہوتا رہتا ہے لیکن دنیا کے اہم اور ذمہ وار اور لیڈر قسم کے لوگ کم ہی ادھر کا رخ کرتے یا وہاں سے گزرتے ہیں اس لئے وہاں کبھی کبھی کسی بڑی سیاسی یا غیر ملکی شخصیت کا آجانا تبلیغی لحاظ سے مبلغین اسلام کے لئے غنیمت ہوتا ہے

صد فیصد عیسائی ملک

جزائر فجی سے کوئی نو صد میل دور جزائر ٹونگا (TONGHA) کے نام سے ایک چھوٹی سی سلطنت قدیم سے اب تک قائم ہے ان ۱۵۰ جزائر کی پوری آبادی عیسائی ہے اور مسلمان آبادی وہاں قلیل اقلیت میں بھی ناپید ہے۔ مسلمان مہاجرین یا تاجر مبلغین کا ابتدا سے ہی ادھر رخ نہیں ہوا سوائے اس کے کہ اب چند ایک گنتی کے انڈونیشین مسلمان وہاں آباد ہیں۔ آجکل بھی وہاں پادریوں کا بے حد زور اور حکومت میں اثر و نفوذ ہے

ایک مرتبہ نومبر ۱۹۷۱ء میں مجھے اخبارات سے علم ہوا کہ جزائر ٹونگا کے بادشاہ فجی میں قائم شدہ جنوبی او قیانوس کے جزائر کی واحد یونیورسٹی کے سالانہ کنووکیشن کی صدارت کے لئے فجی آرہے ہیں۔ وہ اس یونیورسٹی کے اعزازی چانسلر بھی ہیں چونکہ یہ ٹونگا کے لیڈروں کو تبلیغ اسلام کا اچھا موقعہ تھا اس لئے خاکسار نے شاہ ٹونگا کے پرسنل سیکرٹری صاحب کو چٹھی لکھی کہ ہز میجسٹی کے فجی آنے پر خاکسار جماعت احمدیہ کے نمائندہ اور ایک مبلغ اسلام کی حیثیت سے اسلام اور جماعت کا تعارف کرانے کے لئے اُن سے ملاقات کرنا اور اسلام کی مقدس کتاب قرآن کریم انگریزی تحفۃً انہیں دینا چاہتا ہے اس لئے مجھے وقت دیا جائے۔ ان کی طرف سے جواب ملا کہ شاہ ٹونگا فجی آنے پر اپنے چچا سر ایڈورڈ ڈاکمبا ڈو نائب وزیر اعظم اور وزیر داخلہ فجی کے مہمان ہوں گے میں فجی میں اُن سے یا فجی گورنمنٹ سے پروگرام طے کر لوں۔ لیکن سر ایڈورڈ وہ نہ مل سکے اور باوجود پوری کوشش کے فجی گورنمنٹ نے بھی مجھے وقت نہ دیا اور یہ عذر کیا کہ ہز میجسٹی دورانِ قیام فجی نہایت مشغول اور عدیم الفرصت ہوں گے۔

یونیورسٹی کی کانووکیشن کی تقریب میں خاکسار بھی بطور امیر جماعت احمدیہ فجی مدعو تھا۔ شاہ ٹونگا کی آمد پر میں نے یونیورسٹی کے وائس چانسلر کے ذریعہ بھی کوشش کی کہ وقت مل جائے مگر کامیابی نہ ہوئی۔ میں نے قرآن کریم اور ایڈریس وغیرہ تیار کر رکھا تھا۔ کنووکیشن میں شرکت کے بعد یہ خواہش بہت زیادہ ہو گئی کہ کسی نہ کسی طرح اس شاہی قافلہ کو زبانی تبلیغ نہیں تو کم از کم ہم ان میں کلام الٰہی اور دیگر کتب تقسیم کر سکیں۔ مگر وقت نہ مل سکنے کی وجہ سے تمام دن طبیعت پر بوجھ رہا۔ ملال کی کیفیت طاری رہی۔ عصر کی نماز میں خاکسار مسجد میں اکیلا تھا۔ نماز میں اور اس کے بعد اس گنہگار نے بہت دعا کی کہ خدایا اگر تیرے نزدیک بہتر ہے تو جزائر ٹونگا کا یہ قافلہ تیرا ابدی پیغام سنے بغیر واپس نہ لوٹے۔

دعا کے بعد طبیعت ہلکی ہوگئی اور دل کچھ اس طرح تسلّی پا گیا کہ اس وقت کسی حکمت کے ماتحت شاید اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء نہیں ہے کہ ان لوگوں پر اتمامِ حجّت ہو۔

ایک دوست کی بروقت آمد

لیکن اسی روز جماعت کے ایک مخیّر دوست برادرم محمد شمس الدین صاحب سفر سے واپس آئے تو انھوں نے محض خیریت دریافت کرنے کے لئے مجھے مغرب کے بعد فون کیا۔ میں نے ضمنی طور پر ان سے ذکر کر دیا کہ جزائر ٹونگا کے بادشاہ سے تبلیغی ملاقات کی کوشش کارگر نہیں ہوئی۔ انھوں نے بتایا کہ شاہ ٹونگا کے چچا سر ایڈورڈ ڈاکمبا ڈو نائب وزیر اعظم فجی تو میرے سکول فیلو اور کرکٹ فیلو رہے ہیں۔ اور تجویز کیا کہ کل صبح ہی اُن سے ملیں گے۔ چنانچہ اگلے روز ہم دونوں ان سے ملے۔ وہ بڑی خوش خلقی سے پیش آئے۔ شاہ جزائر ٹونگا اور ان کے سب ساتھی وزیر وغیرہ ان کی کوٹھی پر مقیم تھے۔ سر ایڈورڈ نے اسی وقت فون پر شاہ ٹونگا سے ملاقات کی درخواست کر دی جو شاہ نے منظور کر لی۔

چنانچہ اسی وقت سر ایڈورڈ نے ہمیں بتا دیا کہ آج ہی شام پانچ بجے ہز میجسٹی نے ہمیں آدھ گھنٹہ دیا ہے اور ہماری خواہش کے مطابق دوسرے سب شاہی مہمان بھی موجود ہوں گے۔

اس کے بعد سر ایڈورڈ نے خود ہی پریس کو بھی اس تقریب کی اطلاع کا انتظام کر دیا۔

قرآن کریم زندگی میں پہلی بار دیکھا۔

چنانچہ اسی روز تین افراد پر مشتمل جماعت احمدیہ فجی کے تبلیغی وفد کی پریس فوٹو گرافرز اور اخبار والوں کے نمائندوں کی موجودگی میں شاہ ٹونگا اور ان کے وفد سے ملاقات ہوگئی۔ خاکسار نے انھیں جماعت کی طرف سے ایڈریس پیش کیا جس میں انھیں ویلکم (Welcome) کرنے کے علاوہ اسلام کی تبلیغ سے سب کو آگاہ کیا گیا اور آخر میں قرآن کریم انگریزی اور دیگر اسلامی کتب بھی انھیں پیش کی گئیں۔ شاہ ٹونگا نے جواب میں شکریہ کے اظہار کے علاوہ فرمایا کہ:

میرا ملک صد فیصد عیسائی ہے میں بھی عیسائی ہوں۔ میں نے عمر بھر کبھی بھی قرآن کریم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

...تک نہیں تھا۔ نہ اسلام سے مجھے تعارف تھا۔ آپ نے یہ تقریب پیدا کر کے مجھے اس مذہب سے آشنا کرایا ہے جو میری والدہ کی قوم کا صدیوں سے مذہب چلا آتا ہے"

ان کی مراد انڈونیشین قوم تھی۔

دوسرے روز اخبارات میں فوٹو اور تقریب کی مختصر روئداد بھی شائع ہوئی اور ریڈیو پر بھی سنی گئی۔ نیز اسی احمدیہ وفد نے ایک ہفتہ بعد سرابڈورڈ دالکباڈ کا دوبارہ شکریہ ادا کر کے انہیں بھی قرآن کریم پیش کیا۔

اس تبلیغی تقریب کے کامیاب اختتام پر اس خاکسار کو ایسی دوہری خوشی اور روحانی حظ حاصل ہوا کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی میری زندگی کے بہترین اور خوش کن لمحات میں سے ہیں جن کی یاد سے اب بھی دل میں انبساط اور تشکر کی لہر پیدا ہو جاتی ہے۔ ایک خوشی آڑے وقت کی دعا کی قبولیت کی اور دوسری خوشی مخالف حالات میں اس تبلیغی تقریب کی کامیابی کی جو در حقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت و فیض کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی ذرہ نوازی اور ان گنت احسانوں میں سے ایک ہے ورنہ یہ عاجز گنہگار کیا چیز ہے ع

"من آنم کہ من دانم"

حضور کا ارشاد مبارک

یہاں ضمنی طور پر یہ بھی عرض ہے کہ اس واقعہ کی رپورٹ جب میں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھیجی تو حضور نے خوشنودی اور دعا کرنے کے ساتھ یہ بھی ہدایت فرمائی کہ:

"بادشاہ سے لے کر ادنیٰ
سے ادنیٰ انسان تک دن رات
اسلام کا پیغام پہنچائیں"۔

اگرچہ پہلے بھی حتی الوسع ہر موقعہ پر ادنیٰ و اعلیٰ سب کو تبلیغ کی جاتی تھی لیکن حضور ایدہ اللہ کے اس بابرکت ارشاد کے بعد ایک خاص مہم جاری کی گئی۔ بعض ٹیکسی ڈرائیور احباب کی ٹیکسیوں اور بسوں میں اپنا لٹریچر متواتر تقسیم کے لئے رکھوایا جاتا۔

اسی طرح مارکیٹ میں تین چار احمدی سٹالوں پر بھی لٹریچر رکھوا دیا۔ حتی کہ مسجد اور مشن ہاؤس کے فلش پٹ اور کمپاؤنڈ کی صفائی کے لئے آنے والوں کو بھی چائے سے تواضع کر کے انہیں تبلیغ کی جاتی رہی اور اسلام کے متعلق لٹریچر پیش کیا جاتا یہاں تک کہ بعد میں وہ غریب فجیین خود فجیین زبان میں شائع شدہ لٹریچر ہم سے خود طلب کیا کرتے۔ سڑک پر گھاس کاٹنے اور صفائی کرنے والوں کے پاس جا کر بھی تبلیغ کی جاتی رہی۔ اس طبقہ کو اپنی اصل فجیین زبان سے بہت ہی اُنس ہے۔ اپنی زبان میں ہمارا لٹریچر خوشی سے لیتے اور شوق سے پڑھتے اور گھروں کو لے جاتے۔ اسی طرح ایئرپورٹ اور بحری بندرگاہ پر جہازوں میں سے نکلنے والے سیاحوں اور مسافروں کے لئے اسلام کی تعلیم پر مشتمل دس ہزار کی تعداد میں ایک پمفلٹ شائع کر کے وہاں جا کر تقسیم کیا اور کروایا جاتا رہا اور مبلغین فجی کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں یہ طریق کار اب بھی کامیابی سے جاری ہے۔

فالحمد للہ تعالیٰ!

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے ایک مخلص کارکن اور مبلغ سلسلہ

مکرم مولوی محمد ایوب صاحب کی وفات

مکرم میاں عبد الحی صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا

انڈونیشیا سے مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ قائم مقام رئیس التبلیغ نے اطلاع دی ہے کہ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب وفات پا گئے ہیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ○

آپ کو پیٹ میں کینسر کی شکایت ہو گئی تھی۔ جنوبی سماٹرا کے شہر LAMPUNG میں آپ کا آپریشن ہوا تھا۔ آپریشن تو کامیاب رہا لیکن چند روز کے بعد حالت بگڑ جانے کی وجہ آپ جانبر نہ ہو سکے۔

مرحوم نے قادیان میں مدرسہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کی تھی اور غالباً ۱۹۳۲ء میں واپس انڈونیشیا روانہ ہو گئے تھے۔ اور وہیں بقیہ ساری عمر خدمت سلسلہ میں بسر کر دی۔ آپ کا اصل نام تو "درویش" تھا لیکن حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ "محمد ایوب" نام رکھا۔

آپ پاڈانگ (مغربی سماٹرا) کے رہنے والے تھے۔ آپ کی شادی جنوبی سماٹرا کے علاقہ LAHAT کے ایک ابتدائی مخلص اور ممتاز خاندان میں ہوئی تھی آپ سماٹرا کے مختلف علاقوں میں اور عارضی طور پر گاہے بگاہے انڈونیشیا کے دوسرے حصوں میں بھی فریضہ تبلیغ ادا کرتے رہے۔ اس دوران آپ زیادہ تر LAHAT کے علاقہ میں ہی کام کرتے رہے اور آپ کو LAHAT میں ہی دفن کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تقریر کا ملکہ بھی عطا فرمایا تھا۔ بیان صاف اور واضح ہوتا تھا۔ طبیعت میں حلم اور نرمی تھی تعلقات پیدا کرنے میں دسترس رکھتے تھے احباب جماعت کے ساتھ ان کا سلوک افسرانہ نہ تھا بلکہ مربیانہ اور دوستانہ تھا۔

مکرم مولوی صاحب مرحوم انڈونیشیا کے مخلص TRIO BROTHERS. تین بھائیوں میں سے آخری تھے (عمر کے لحاظ سے نہیں بلکہ وفات کے لحاظ سے)

سب سے بڑے بھائی سلسلہ کے جید عالم، مشہور مبلغ اور کامیاب مناظر۔ محترم مولانا ابوبکر صاحب ایوب مرحوم تھے۔ ان کی وفات ہالینڈ میں ہوئی تھی۔ وفات کے وقت آپ ہالینڈ مشن میں رئیس التبلیغ تھے۔ ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کا جنازہ پڑھایا تھا اور انہیں بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا تھا۔

حضرت اقدس نے خطبہ جمعہ میں ان کے حق میں تعریفی کلمات فرمائے تھے۔ ان بھائیوں میں سے سب سے چھوٹے مکرم عبد الرحمان صاحب تھے۔ یہ بھی قادیان میں تعلیم حاصل کرتے رہے اور دوران تعلیم ہی بقضائے الٰہی فوت ہو گئے۔ قادیان میں بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔

اور سب سے آخر میں مکرم مولوی محمد ایوب صاحب فوت ہو گئے ہیں اور اپنے ملک یعنی انڈونیشیا میں دفن کئے گئے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

(آمین!)

مکرم چوہدری کرم داد صاحب کی وفات

افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ مکرم عبد المجید صاحب ظفر قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع رحیم یار خان کے والد محترم چوہدری کرم داد صاحب طویل علالت کے بعد ۲۰ اکتوبر بروز جمعرات بستی نورے والی نزد رحیم یار خان میں اسی برس کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم اپنے خاندان میں پہلے احمدی تھے۔ آپ نے اور آپ کے بچوں نے پُر آشوب زمانہ کی تکلیفوں کو بڑی پامردی، صبر و تحمل اور استقلال کے ساتھ برداشت کیا۔

مکرم حافظ عبد الحفیظ صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ عشا کے بعد رحیم یار خان کے احمدیہ قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات دے، ان کی اولاد اور دیگر لواحقین کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین

عبد الباری قیوم
معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مقامی و ضلع رحیم یار خان

ضروری اطلاع

الفضل کے جملہ خریداران کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنا پتہ تبدیل کرواتے وقت پتہ خوشخط تحریر فرمایا کریں۔

اگر انگریزی میں پتہ ہو تو وہ کیپیٹل حروف میں لکھا کریں تاکہ کسی غلطی کا امکان نہ رہے۔

(مینیجر الفضل۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کی مختصر روداد

(۲)

دوسرے دن کا آخری اجلاس

۲۹ر اکتوبر کو ساڑھے سات بجے شب سالانہ اجتماع کا چھٹا اجلاس مکرم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل قائم مقام صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مکرم محمد احمد صاحب انور ایم اے نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور مکرم قریشی عبدالرحمن صاحب سکھر نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم فارسی کلام سنایا اس کے بعد مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری سابق مبلغ انچارج احمدیہ مشن مغربی جرمنی نے گزشتہ دس سال میں یورپ میں قبولِ اسلام کی سعادت حاصل کرنے والے دو احباب محترم ڈاکٹر محمد عبدالہادی صاحب کیوسی مرحوم اور محترم ہدایت اللہ صاحب ہیبش کے نہایت دلچسپ اور ایمان افروز حالات سنائے۔

آپ نے بتایا کہ ان دونوں احباب نے کن حالات میں اسلام قبول کیا اور پھر کس طرح اخلاص میں ترقی کی۔ ڈاکٹر محمد عبدالہادی صاحب کیوسی جو ۱۹۷۲ء میں اپنے مولیٰ حقیقی کو پیارے ہوگئے اسپرانٹو زبان میں قرآن کریم کے مترجم اور چھ زبانوں کے عالم تھے۔ آپ کو حج بیت اللہ کی سعادت بھی حاصل ہوئی، مدینہ منورہ جانے کا بھی آپ کو موقع ملا اور پھر ربوہ اور قادیان بھی تشریف لے گئے۔

محترم ہدایت اللہ صاحب ہیبش ربوہ میں ایک سے زائد بار تشریف لا چکے ہیں۔ آپ ملک کے بلند پایہ ادیب اور ڈرامہ نگار ہیں۔ آپ نے اپنے اسلام قبول کرنے کے حالات لکھے جو ریڈیو جرمنی پر تین اقساط میں نشر ہوئے اور ریڈیو کی انتظامیہ کی طرف سے آپ کو ۴۰ ہزار روپے دیئے گئے۔ یہ ۲۸ سالہ نوجوان تیسرے حصہ کا موصی ہے۔ چھ میل سے مسجد میں آ کر روزانہ نماز عشاء باجماعت ادا کرتا ہے۔ ہر مالی تحریک میں پیش پیش ہے۔

آپ نے فرمایا یہی وہ سفید پرندے ہیں جو دنیا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دکھائے گئے جنہوں نے بعد میں آسمانِ روحانیت کی بلندیوں میں پرواز کی اور کر رہے ہیں۔ خدا کرے کہ دوسرے یورپین لوگ بھی اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اس کی نعمتوں اور برکتوں سے وافر حصہ لینے والے ہوں۔ آمین

اجلاس کے آخر میں محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل قائم مقام صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے خطاب فرمایا۔ آپ نے سب سے پہلے احباب کو محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سلام پہنچایا۔ صاحبزادہ صاحب موصوف آجکل پاکستان سے باہر ہیں۔ آپ نے اس کے بعد احباب کو ذکر اللہ کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے ذکر اللہ کی اہمیت اور عظمت و فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ ذکر اللہ جو فرض ہے مثلاً نماز، اس کی طرف تو خدا کے فضل سے بہت توجہ ہے لیکن نفلی ذکر اللہ کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے۔

آپ نے فرمایا۔ فرض ذکر تو انسان کو مجرم بننے سے بچاتا ہے لیکن نفلی ذکر انسان کو انعاماتِ الٰہیہ کا مورد بناتا ہے۔ فرائض میں جو کوتاہیاں ہو جاتی ہیں نفلی ذکر ان کو دور کرتا ہے۔ قرآن کریم نے اس کی بار بار تاکید فرمائی ہے، اس کے اقسام اور اوقات بیان کرتے ہوئے اس کے فضائل کا ذکر فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ذکر اللہ پر بہت زور دیا ہے۔ خلفاءِ احمدیت نے بھی اس کی بار بار تاکید فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تو صد سالہ احمدیہ جوبلی کو کامیاب بنانے کیلئے ایک روحانی پروگرام بھی مقرر فرمایا ہے جس میں آپ نے بعض اذکار کی پابندی کی تلقین فرمائی ہے۔

اگر ہم پوری بصیرت اور دل کی عزیمت سے تسبیح و تحمید کریں تو ہم توحیدِ حقیقی کا صحیح تصور اپنے نفس میں پیدا کرنے والے اور اس پر ایمان لانے والے ہوں گے تسبیح و تحمید سے اپنی کمزوری، عجز اور عیب کا علم ہوتا ہے اس سے رفعتیں حاصل ہوتی ہیں۔ تسبیح و تحمید ایک دعا ہے جو انسان سے مصائب، آفتوں اور ظلمتوں کو دور کر دیتی ہے۔ پھر یہ قبولیت دعا کا ایک عظیم ذریعہ بھی ہے۔ احباب کو اس طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ نفلی ذکر کے لئے کسی وقت کی ضرورت نہیں۔ یہ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، سفر و حضر میں ہر وقت ہو سکتا ہے۔ صرف توجہ کی ضرورت ہے۔

محترم شیخ صاحب کے اس خطاب کے بعد اجلاس دوسرے دن صبح چار بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔

(باقی)

اخبار احمدیہ (بقیہ صفحہ ۱)

آسرا ڈھونڈیں اور اسے ہی اپنا کارساز بنائیں حضور نے اس امر کو کہ انسان ہر لحظہ اور ہر آن خدا تعالیٰ کی رحمت کا محتاج ہے بہت ہی پر معارف انداز میں بیان کرنے کے بعد خدام اور اطفال کو بالخصوص اور دیگر احباب جماعت کو بالعموم دعاؤں، ذکر الٰہی اور درود شریف پر خاص طور پر زور دینے کی تلقین فرمائی۔ حضور نے ان کے اس اجتماع کو خاص طور پر درود شریف کے ورد، دعاؤں اور ذکر الٰہی کا اجتماع قرار دیا۔

خطبہ ارشاد فرمانے کے بعد اجتماع خدام الاحمدیہ کے پیشِ نظر حضور نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

خدام الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی اجتماع کا افتتاح (بقیہ صفحہ ۱)

سمجھنے لگے اور اس سلسلہ میں اپنے فرائض کو پہچان لے اس کے دل میں ایسی بشاشت پیدا ہو جاتی ہے جو اسے شیطانی حملوں کے خطرات سے بچا لیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسا شخص خدا کی رحمت کے سایہ تلے ہنستا مسکراتا ہوا اور مخالف قوتوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا خاتم الانبیاء سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کیساتھ ایک ایسے روحانی انقلاب عظیم کی بنیاد رکھی گئی ہے جو نہ پہلے کبھی آیا اور نہ قیامت تک اسکی کوئی اور مثال مل سکتی ہے۔ یہ انقلاب آہستہ آہستہ آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے یہاں تک کہ ساری دنیا اُمتِ واحدہ بنکر رحمۃ للعالمین (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیگی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ اس انقلاب کا آغاز ہوا اور پھر تین صدیوں (خیر القرون) کے بعد اسمیں کچھ سستی پیدا ہوگئی، کچھ بد اثرات آ گئے مگر پھر بھی ایک حصہ اُمتِ مُسلمہ کا ہمیشہ ایسا رہا جس نے اپنے تئیں اسلام کی اشاعت کیلئے وقف رکھا حتّٰی کہ فیج اعوج کے زمانہ میں بھی ہمیں مقربینِ بارگاہِ الٰہی کا ایک دریائے عظیم نظر آتا ہے۔ بہر حال بحیثیت مجموعی کبھی کچھ ترقی اور کبھی کمی کی یہ کیفیت مدّ و جزر کی صورت میں قائم رہی حتّٰی کہ مہدی موعود کا وہ زمانہ آ گیا جس میں نیکی اور بدی میں، نور اور ظلمت میں آخری جنگ مقدر تھی۔

حضور نے فرمایا اس آخری زمانہ کے قریب میں ہمیں تین زبردست غیر اسلامی انقلابی حرکتیں نظر آتی ہیں یعنی (۱) سرمایہ دارانہ نظام جسمیں پریس کے قیام اور ذرائع آمد و رفت کی ایجاد ہونے نے بنی نوعِ انسان کو ایک دوسرے کے قریب کر دیا اور یوں اسلامی انقلاب کی راہ ایک حد تک ہموار کر دی (۲) روسی انقلاب جس نے سرمایہ دارانہ نظام کی بنیاد پر ہی مزید علمی تحقیق کو آگے بڑھایا اگرچہ اس نے بہت حد تک نقصان بھی پہنچایا تاہم یہ انقلاب بھی اسلام کے روحانی انقلاب کو آگے بڑھانے کا موجب بنا (۳) چینی سوشلزم کا بپا کردہ اخلاقی انقلاب جسے پہلے دو انقلابوں کی عمارت کی تیسری منزل قرار دیا جا سکتا ہے یہ بھی اسلامی انقلاب کیلئے ممد ثابت ہوا۔ حضور نے فرمایا اسلام کے روحانی انقلاب عظیم کا عروج لیظہرہ علی الدین کلہ کی قرآنی بشارت کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عظیم روحانی فرزند کے زمانہ میں مقدر تھا جس نے آخری زمانہ میں مبعوث ہونا تھا اور جسے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنا پیار تھا کہ اسکی روح سے یہ آواز نکل رہی تھی کہ میں تو کوئی چیز ہی نہیں ہوں۔ یہی وہ مہدی موعود ہے جس نے اسلام کی وہ خادم جماعت پیدا کی ہے جس نے دعاؤں، قربانیوں اور مجاہدات کے ذریعہ روحانی انقلاب عظیم کو عروج تک پہنچانا ہے آپ سب خدام اس جماعت کے افراد ہیں۔ آپ نے اپنا سب کچھ خدا کے حضور پیش کر دینا ہے آپ کا فرض ہے کہ آپ ایک طرف تو اپنے آپکو لاشئے محض سمجھیں اور دوسری طرف یہ اعلان کر دیں کہ ہمارا خدا بہت قدرتوں والا خدا ہے ہمیں حضرت خاتم الانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) سے عشق و پیار ہے اس کا افادہ روحانی حدود وسعت سے بہت بالا ہے اور قیامت تک پھیلا ہوا ہے۔

حضور نے فرمایا یہ ہے آپکا مقام اور یہ ہیں آپ کی ذمہ داریاں! ان ذمہ داریوں کو ہم دعاؤں کیساتھ ہی پورا کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے خدام کے امسال کے اس اجتماع کو خصوصیت کے ساتھ دعاؤں اور ذکر الٰہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا اجتماع قرار دیا ہے۔ ہم اپنی کوشش سے دنیا کے دل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے نہیں جیت سکتے جبتک کہ آسمان کے فرشتے ہماری مدد نہ کریں مگر ان فرشتوں کی مدد حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ نہ صرف ہم بلکہ ہماری آئندہ آنیوالی ہر نسل بھی اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور پھر اسکے مطابق قربانیاں پیش کرے۔ ہمیں دعاؤں پر بہت زور دینا چاہیئے نہ صرف اپنے لئے بلکہ ان کیلئے بھی جو آپکو اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ ہمیں ہر شخص کی بھلائی اور خیر خواہی کیلئے دعائیں اور کوشش کرنی چاہیئے۔

حضور نے فرمایا اپنے مقام کی عظمت کو اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کیلئے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پڑھنا بھی از حد ضروری ہے۔ آپ کی تصنیفات قرآن کریم کی ہی تفسیر یا احادیث نبوی کی شرح پر ہی مشتمل ہیں کیونکہ اب قرآن کریم قیامت تک کے زمانہ کیلئے آخری اور مکمل ہدایت ہے اور کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا جو اسمیں سے کچھ نکال سکے یا اسمیں کچھ زائد کر سکے۔ حتّٰی کہ اسکا کوئی ایک نقطہ یا شعشہ بھی منسوخ نہیں ہو سکتا مگر اسمیں جو کچھ بتایا گیا ہے اسے سمجھنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو تفسیر ہمارے ہاتھ میں دی ہے وہ اتنی عظیم ہے کہ اسے جتنی دفعہ پڑھا جائے وہ کم ہے اور ہر دفعہ اس میں نئے معانی اور نئے معارفِ قرآنی نظر آتے ہیں۔

آخر میں حضور نے فرمایا۔ پس خدام اپنے مقام کی اہمیت کو سمجھیں اور پھر اس کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں اور پھر دعاؤں پر زور دیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بھی اور مجھے بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا اور حقیقی خادم بنائے تاکہ مہدی موعود کی جماعت کا جو مقصد ہے وہ پورا ہو اور ساری دنیا اُمتِ واحدہ بنکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔ ۔۔۔ چار بجکر ۲ منٹ پر حضور کا یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولانا عبداللطیف صاحب بہاولپوری کا جسدِ خاکی مقبرہ بہشتی ربوہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا

نمازِ جنازہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی

ربوہ ۳ ؍ نبوت (۳ ؍ نومبر) آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں الحاج حضرت مولانا عبداللطیف صاحب بہاولپوری فاضل دیوبند کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب جماعت بکثرت شامل ہوئے۔ بعد ازاں موصی ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی ربوہ میں آپ کے جسدِ خاکی کو سپردِ خاک کر دیا گیا۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں مختصراً اطلاع شائع ہو چکی ہے آپ آج صبح پونے تین بجے میوہسپتال لاہور میں کچھ عرصہ تک پیشاب کی تکلیف میں مبتلا رہنے کے بعد انتقال فرما کر محبوبِ حقیقی سے جا ملے تھے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مولوی صاحب مرحوم و مغفور فرشتہ خصلت، درویش طبع، دعاگو، عالم باعمل اور صاحب رؤیا و کشوف بزرگ تھے ایک خاص علمی اور روحانی ذوق رکھتے تھے جس کے تحت آپ نے قرآن مجید کی مختلف آیات کی اچھوتے رنگ میں لطیف تفسیر تحریر فرمائی ہے جس سے قرآن مجید کے اعجاز، حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افاضاتِ روحانی کا اظہار ہوتا ہے۔

آپ ۱۸۹۵ء میں احمد پور لمّہ ضلع رحیم یار خاں میں پیدا ہوئے عربی کی ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ عربیہ دیوبند میں آپ نے تکمیل تعلیم کی اور پھر وطن میں ہی ایک عربی مدرسہ میں عربی کے استاد مقرر ہوئے۔ آپ کو حج بیت اللہ کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ ۱۹۲۷ء میں خوابوں اور کشوف کی بناء پر سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہوا اپریل ۱۹۴۱ء میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر ملازمت چھوڑ کر واقفین کی تعلیم کے لئے قادیان تشریف لے آئے اور ہجرت تک وہیں مختلف علوم پڑھاتے رہے۔ ہجرت کے بعد آپ جامعۃ المبشرین میں پروفیسر مقرر ہوئے۔ ۱۹۵۳ء تا ۱۹۵۵ء میں تذکرہ (مجموعہ الہامات و رؤیا و کشوف حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے دوسرے اور پھر تیسرے ایڈیشن کی تیاری اور اس سلسلہ میں سلسلہ کے لٹریچر سے الہامات اور رؤیا و کشوف کی تلاش کا کام بڑی محنت اور ذوق و شوق کے ساتھ کیا اور پھر اس کی کلید مرتب فرمائی۔ کچھ عرصہ تحریکِ جدید کے صیغۂ تصنیف میں بھی کام کیا جس کے بعد الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ میں بطور مصنف اہم دینی خدمات کا موقع ملا (بحوالہ تاریخ احمدیت جلد پنجم)۔ آپ کی دینی اور علمی خدمات میں دستور الارتقاء (تفسیر بنی اسرائیل) تفسیر سورہ کہف اور تفسیر سورہ یٰسین۔ فقہ احمدیہ حصہ دوم کی تدوین غیر مطبوعہ۔ اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تلاش اور ان کی اشاعت اور ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد پنجم تا دہم کے انڈکس (بصورت خلاصہ مضامین) تیار کرنے کے اہم کام خاص اہمیت کے حامل ہیں۔ آپ کی تصنیفات میں مضامینِ لطیفہ اور رسالہ حج بھی شامل ہیں۔ رسالہ سیرت حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ (مؤلفہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی) کے دو ایڈیشن اپنے خرچ پر شائع کئے۔ انکے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر امت مسلمہ کے اولیاء اور بزرگوں کے الہامات و کشوف بھی جمع کر کے مرتب کئے۔ غرض آپ کی پوری زندگی دینی اور علمی خدمات میں گذری۔ گو جسمانی لحاظ سے آپ کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی لیکن آپ کے شاگرد اور آپ کی گراں بہا علمی خدمات ہمیشہ آپ کی یادگار رہیں گی۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولوی صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور آپ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ اور دیگر لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

نئے سال کا وعدہ کتنا ہونا چاہیئے؟

وعدوں میں کم از کم دس فیصدی اضافہ کی ضرورت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۸ ؍ اکتوبر ۱۹۷۷ء کو ایک بصیرت افروز خطبہ جمعہ کے ذریعہ تحریک جدید کے چوالیسویں سال کا اعلان فرماتے ہوئے پہلے سے بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں پیش کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اس کی روشنی میں مجموعی طور پر کم از کم دس فیصد اضافہ کی ضرورت ہے مخلصین جماعت نئے سال کا وعدہ پیش کرتے وقت حسب ذیل امور کا خیال رکھیں:۔

۱۔ مالی استطاعت کے مطابق وعدہ پیش کیا جائے۔ اگر ایک ہزار روپیہ دینے کی استطاعت ہے تو ۹۹۹/- روپے نہ پیش کئے جائیں بلکہ ایک ہزار ہی پیش کیا جائے۔

۲۔ کوئی وعدہ ماہوار آمد کے پانچویں حصہ سے کم نہ ہو۔

۳۔ گزشتہ سال کے وعدے کی نسبت کم از کم دس فیصد اضافہ پیش کیا جائے۔

۴۔ اب کم سے کم وعدہ ۱۰/- روپیہ کی بجائے ۲۴/- روپیہ فی کس مقرر ہوا ہے اس سے کم وعدہ پیش نہ کیا جائے البتہ بچوں سے جس قدر بھی وہ دیں لے لیا جائے۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

صنعتی نمائش بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء

صنعتی نمائش بعد انشاء اللہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۷ء کو لگائی جائے گی۔ نمائش کا سامان ۲۰ دسمبر سے پہلے پہنچنا چاہیئے نیز سامان مرکزی ہدایات کے مطابق ہو۔ ان کی تفصیل لجنات کو پہلے بھجوائی جا چکی ہے۔

(سیکرٹری نمائش لجنہ مرکزیہ)

اعلاناتِ نکاح

۱۔ میرے بیٹے عزیزم سید منیر احمد مقیم کینیڈا کا نکاح ہمراہ عزیزہ شاہد جہاں بیگم ساکن لاہور بنت شیر محمد خان صاحب شاہد مرحوم بعوض مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ مقیم کراچی نے مورخہ ۲۸ ؍ اکتوبر ۱۹۷۷ء بروز جمعۃ المبارک احمدیہ ہال کراچی میں پڑھا۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے دینی اور دنیوی لحاظ سے بابرکت فرمائے آمین۔

(سید ضیاء احمد کراچی (ابن حاجی حافظ سید عبدالمجید صاحب مرحوم منصوری والے)

۲۔ خاکسار کے بیٹے عزیزم مظفر احمد B.E.E. آدیا نیشنل شپنگ لائنز طہران کا نکاح عزیزہ بشریٰ طاہرہ بی۔ اے بنت مکرم کیپٹن (ریٹائرڈ) ڈاکٹر بشیر احمد صاحب گول بازار ربوہ کے ہمراہ پندرہ ہزار روپیہ ۔۔۔

بذ: حق مہر پر مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے بر مکان ڈاکٹر صاحب موصوف ۱۲ ؍ اکتوبر ۱۹۷۷ء بروز بدھ پڑھا اور اسی روز رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ جس میں بہت سے بزرگان سلسلہ شامل ہوئے۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت اور موجب مسرت اور نیک ثمرات کا باعث بنائے۔

(خاکسار منور احمد مکان ۳ ملکھی رام سٹریٹ ۲۳ ریلوے روڈ لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴